© NCERT
not to be republished

یونٹ پانچ

اساتذہ کے لیے نوٹ

اس حصے میں عوام کے لیے حکومت کی جانب سے جو سہولتیں فراہم ہوتی ہیں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ان قوانین کا ذکر کیا گیا ہے جن کا اطلاق بازار، فیکٹری اور لوگوں کے کام کرنے کے حالات پر ہوتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ طلبا کو یہ علم ہو جائے کہ حکومت کا یہ رول، دستور میں درج عوام کے بنیادی حقوق کے سروکار سے کس طرح وابستہ ہے۔ بنیادی حقوق کے ساتھ سرکار کا یہی ربط ہے جو گزشتہ اسباق میں اٹھائے گئے مسائل سے بھی رابطہ پیدا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ چھٹی اور ساتویں جماعت کی درسی کتابوں میں روزگار اور بازار کے متعلق بالترتیب جو معلومات دی ہوئی ہے اسے بھی باب 10 میں اٹھائی گئی بحث کا حوالہ بنایا جا سکتا ہے۔

باب 9 میں عوام کے لیے سہولتوں کے تحت پانی کو بنیادی مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ طلبا کے لیے یہ جاننا نہایت اہم ہے کہ عوامی سہولتوں کا کیا مطلب ہے اور حکومت کو ان سہولتوں کو فراہم کرنے میں اہم کردار کیوں ادا کرنا چاہیے اور کلی طور پر اس کی ذمہ داری کیوں لینی چاہیے؟ اس باب میں عوامی سہولتوں میں کلیدی مسئلے کے طور پر پانی کی فراہمی کا ذکر ہے۔ پانی کی انصاف پر مبنی فراہمی یعنی سب کو یکساں طور پر صاف پانی کی فراہمی کو ایک اہم مسئلہ قرار دیا گیا ہے۔ کلاس روم میں بحث کرتے ہوئے عوامی سہولتیں فراہم کرنے میں حکومت کی ذمے داری کی اہمیت پر الگ بحث کرنی چاہیے اور موجودہ دور میں ان سہولتوں کی غیر مساویانہ فراہمی پر الگ الگ بحث ہونی چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں اگر پانی کی یکساں تقسیم نہیں ہے تو اس سے یہ مطلب نہیں نکالنا چاہیے کہ ان سہولتوں کو فراہم کرنے میں ناکامی کے سبب ایسا ہے۔

باب 10 میں مالیاتی سرگرمیوں کو عمل میں لانے میں حکومت کے مرکزی کردار پر بحث کی گئی ہے۔ یہ بحث قوانین کے حوالے سے ہے اور اس میں موجودہ قوانین کی عمل آوری کی اہمیت پر بحث کی گئی ہے اور ساتھ ہی بازار میں محنت کشوں، صارفین اور صنعت کاروں کے حقوق کی حفاظت کے لیے نئے قانون بنانے کی ضرورت پر توجہ دی گئی ہے۔ بھوپال گیس سانحہ کی مثال قوانین کے نفاذ میں سست روی پر بحث کرنے کے لیے دی گئی ہے۔ عین ممکن ہے کہ طلبا کو اس سانحہ کا علم نہ ہو۔ انھیں اس پر معلومات حاصل کرنے کے لیے تحقیقی سرگرمی دی جا سکتی ہے یا دیواری اخبار یا مکالمہ اسکٹ (skit) تیار کرنے کو کہا جا سکتا ہے۔ اس سرگرمی سے پورا اسکول فیض یاب ہو سکتا ہے۔ کتاب کے آخر میں جس ویب سائٹ کی نشاندہی کی گئی ہے اسے اضافی حوالے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بھوپال گیس سانحہ اس مخصوص لمحے کی بھی نشاندہی کرتا ہے جس میں ماحولیات کا سوال اقتصادی قوانین کا لازمی حصہ بن جاتا ہے۔ اس مسئلے پر بھی مختصراً بحث کی گئی ہے۔ محنت کشوں اور عوام کے تئیں صنعت کاروں اور سرکار کا ذمّے داریوں کو واضح کرنا، اس باب کا بنیادی مقصد ہے۔

باب 9

عوامی سہولتیں

امو اور کمار چینئی میں بس کے ذریعہ سفر کررہے ہیں۔ شہر کے اطراف میں سیر کرتے ہوئے وہ چینئی کے مختلف مقامات پر فراہم کردہ پانی کی سہولتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں...

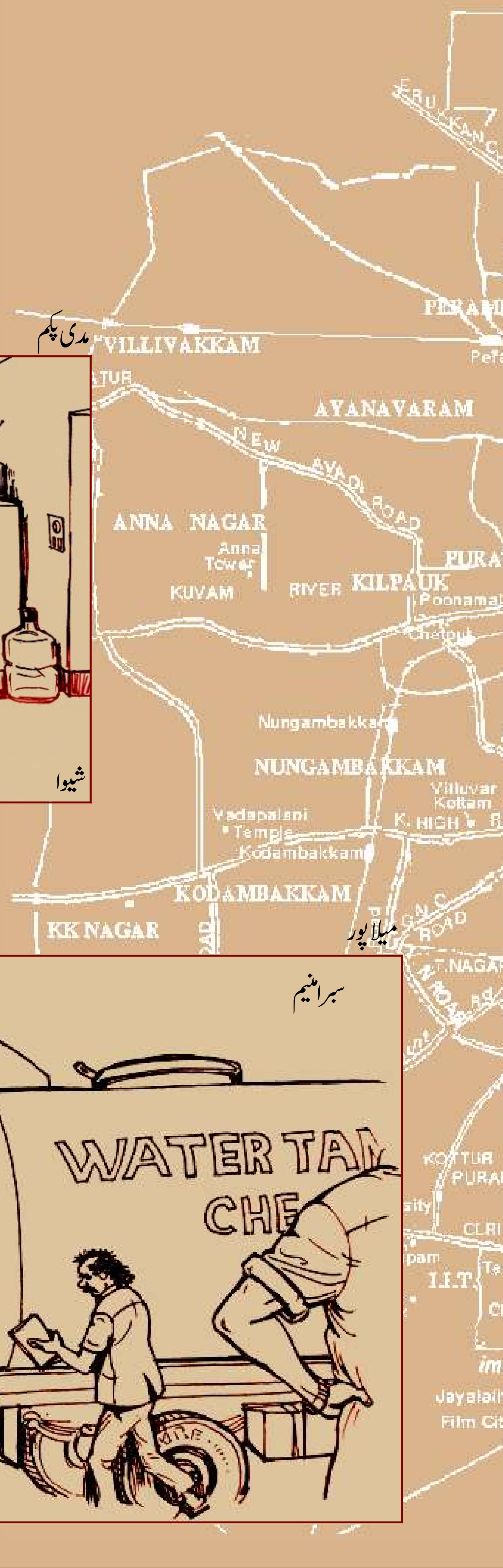

مدی پکم

شیوا

میلاپور

سبرامنیم

پانی اور چینئی کے باشندے

مسٹر رام گوپال جیسے اعلیٰ سرکاری عہدیدار چینئی کے انا نگر علاقے میں رہتے ہیں۔ اس علاقے میں کیاریوں اور باغیچوں کو بھرپور پانی ملتا ہے اس لیے یہ علاقہ خوب سرسبز نظر آتا ہے۔ یہاں کے بنگلوں میں نلوں کے ذریعے دن کے بیشتر حصّے میں پانی ملتا رہتا ہے۔ جن دنوں پانی کی قلت ہوتی ہے رام گوپال صاحب جان پہچان والے ایک افسر سے کہہ دیتے ہیں جو میونسپل واٹر بورڈ کا اعلیٰ افسر ہے۔ بس رام گوپال کے بنگلے میں پانی کا ٹینکر پہنچ جاتا ہے۔

اس شہر کے میلا پور علاقے میں سبرامنیم رہتے ہیں۔ اس علاقے میں بھی دوسرے علاقوں کی طرح پانی کی قلت رہتی ہے۔ اس علاقے میں میونسپلٹی دو دنوں میں ایک بار پانی پہنچاتی ہے۔ لوگوں کی ضروریات کچھ حد تک ایک غیر سرکاری بورویل (ہینڈ پمپ) سے پوری ہوتی ہیں۔ چوں کہ اس بورویل کا پانی کھارا ہے اس لیے لوگ اسے صرف رفع حاجت اور کپڑے دھونے میں استعمال کرتے ہیں۔ دوسرے کاموں کے لیے ٹینکر سے پانی خریدنا پڑتا ہے۔ سبرامنیم ہر ماہ پانی خریدنے کے لیے پانچ چھ سو روپے خرچ کرتے ہیں۔ پینے کے پانی کے لیے علاقے کے شہریوں نے پانی صاف کرنے والی مشینیں نصب کر لی ہیں۔

سیوا مدی پکم کے ایک مکان کی پہلی منزل پر کرایہ دار کے طور پر رہتا ہے۔ اسے چار دن میں ایک بار پانی ملتا ہے۔ اپنے گھر والوں کو چینئی نہ لانے کی ایک بڑی وجہ پانی کی قلت ہے۔ پینے کے لیے سیوا پانی کی بوتلیں خریدتا ہے۔

پدما سیدا پیٹ کے ایک گھر میں گھریلو ملازمہ کی حیثیت سے کام کرتی ہے اور وہیں نزدیک کی ایک جھگی میں رہتی ہے۔ وہ اپنی جھونپڑی کا کرایہ 650 روپیہ ماہانہ ادا کرتی ہے۔ جھونپڑی میں نہ تو غسل خانہ ہے اور نہ پانی کا کنکشن۔ ایسی کل تیس جھونپڑیوں کے لیے ایک کنارے پر ایک مشترکہ نل ہے جس میں ایک بورویل سے دن میں دو بار بیس بیس منٹ تک کے لیے پانی آتا ہے۔ اتنے کم وقت میں ایک خاندان زیادہ سے زیادہ تین بالٹی پانی جمع کر سکتا ہے۔ یہی پانی کپڑے دھونے اور پینے کے کام آتا ہے۔ گرمیوں میں پانی کے نل میں بوند بوند پانی آتا ہے۔ کسی کو پانی ملتا ہے کسی کو نہیں مل پاتا۔ لوگوں کو واٹر ٹینکر کے لیے گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔

1۔ آپ نے چار طرح کے حالات کی تصویریں دیکھیں۔ ان تصویروں سے آپ کو چینئی میں پانی فراہم ہونے کی کیا حالت نظر آتی ہے؟

2۔ اس صفحہ پر دیے ہوئے واقعے کی تفصیل سے پانی کی فراہمی کے مختلف ذرائع کی نشاندہی کیجیے۔

3۔ سبرامنیم اور پدما کے تجربات میں آپ کے خیال میں کون سی باتیں ایک جیسی ہیں۔ اور کون سی ایک جیسی نہیں ہیں۔

4۔ اپنے علاقے میں پانی کی فراہمی کی صورت حال پر ایک پیراگراف لکھیے۔

5۔ بھارت کے اکثر علاقوں میں گرمیوں میں پانی کی دھار پتلی کیوں ہو جاتی ہے؟ وجہ معلوم کیجیے۔

بحث کیجیے: کیا چینئی میں عام طور سے ہر شخص کو کم مقدار میں پانی ملتا ہے؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں دو مختلف لوگوں کو الگ الگ مقدار میں پانی کیوں ملتا ہے؟ دو وجہیں بتائیں۔

© NCERT not to be republished

پانی زندہ رہنے کے بنیادی حق کا ایک حصّہ ہے

انسانی زندگی اور صحت کی حفاظت کے لیے پانی لازمی شے ہے۔ پانی ہماری صرف بنیادی ضرورتوں کو ہی پورا نہیں کرتا بلکہ ہمیں جراثیم سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔صاف پانی پینے سے ہم بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔خراب پانی سے ہونے والی بیماریوں میں دست، پیچش اور ہیضہ جن ملکوں میں بہت زیادہ پھیلتے ہیں ان میں بھارت کا شمار ہوتا ہے۔ ایک خبر کے مطابق پانی سے پھیلنے والی بیماریوں سے روزانہ 1600 ہندوستانی مرجاتے ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد پانچ سال سے کم عمر بچوں کی ہوتی ہے۔ اگر لوگوں کو پینے کو صاف پانی ملنے لگے تو اموات کی شرح کو کسی حد تک روکا جاسکتا ہے۔

بھارت کے دستور کی دفعہ 21 کے تحت زندہ رہنے کی بنیادی حق کا ایک جزو پانی کی فراہمی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بھارت کا ہر فرد خواہ مرد ہو یا عورت، امیر ہو یا غریب اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے اپنی قوت خرید کے مطابق کافی مقدار میں پانی حاصل کرنے کا حق رکھتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ملک کے ہر شخص کو بلاتفریق پانی ملنا ہی چاہیے۔

ہائی کورٹوں اور سپریم کورٹ نے بہت سے عدالتی فیصلوں میں پاک صاف پانی کے حصول کو بنیادی حق بتایا ہے۔ حال ہی میں محبوب نگر کے کسی گاؤں والے نے 2007 میں گندے آلودہ پانی کے سلسلے میں تحریری شکایت کی تھی۔ اس پر عدالتی کارروائی ہوئی اور مقدمہ کی سماعت کرتے ہوئے آندھرا پردیش ہائی کورٹ نے ایک بار پھر اس فیصلے کی توثیق کی۔ گاؤں والوں کی شکایت یہ تھی کہ ایک ٹیکسٹائل کمپنی سے زہریلے کیمیکل ملا ہوا پانی گاؤں سے قریب بہنے والی ندی کے پانی میں مل کر اسے آلودہ کر رہا ہے جو پینے اور آبپاشی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جج نے محبوب نگر کے ڈسٹرکٹ کلکٹر کو ہدایت دی کہ گاؤں کے ہر شخص کو 25 لیٹر صاف پانی روزانہ فراہم کیا جائے۔

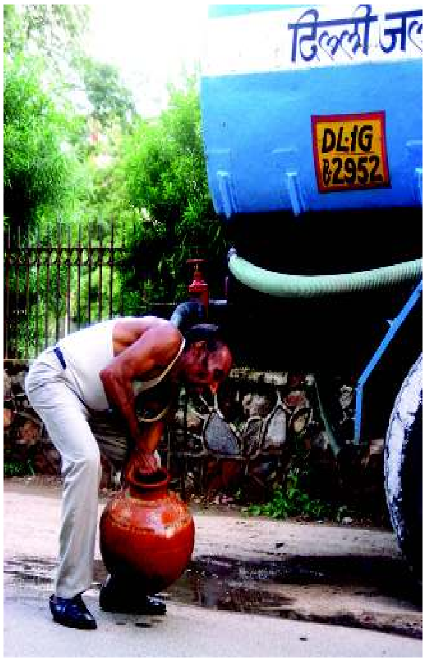

''...... پانی کا حق : ہر فرد کو اپنے ذاتی اور گھریلو استعمال کے لیے معقول مقدار میں صاف، قابل استعمال، آسانی سے دستیاب اور اپنی استطاعت کے اندر پانی حاصل کرنے کا حق ہے۔''

اقوام متحدہ (2002)

عوامی سہولتیں

پانی کی طرح لوگوں کو دوسری لازمی سہولتیں فراہم کرنا بھی ضروری ہے۔ گذشتہ سال آپ نے صحت اور صفائی کی سہولتوں کے بارے میں پڑھا تھا۔ اسی طرح دوسری سہولتیں جیسے بجلی، آمدورفت کے ذرائع، اسکول اور کالج کا قیام بھی ضروری ہے۔ ان کو ہم **عوامی سہولتیں** کہتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

عوامی سہولت کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ ایک بار سہولت فراہم کرنے کا فیصلہ ہو جائے تو اس کا فائدہ ہر ایک کو ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر تعلیمی سہولت دینے کے لیے گاؤں میں ایک اسکول قائم کیا جائے تو بہت سے بچوں کے لیے تعلیم کے دروازے کھل جائیں گے۔ اسی طرح کسی علاقے میں بجلی سپلائی کی جائے تو یہ بہت سے لوگوں کے لیے سود مند ہوگی۔ کسان اپنے کھیتوں کی سینچائی کے لیے پمپ سیٹ لگاتے ہیں۔ لوگ بجلی سے چلنے والے چھوٹے کارخانے لگا سکتے ہیں۔ طالب علموں کو مطالعہ کرنے میں سہولت ہوتی ہے اور بہت سے گاؤں کے لوگ طرح طرح کے فائدے حاصل کرتے ہیں۔

ہندوستان کا آئین 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کو تعلیم کے حق کی ضمانت دیتا ہے۔ تمام بچوں کے لیے تعلیم کی یکساں سہولیات فراہم کرنا اس حق کا اہم پہلو ہے۔ تعلیمی محاذ پر سرگرم سماجی کارکن اور ماہرین اعداد و شمار کے ذریعے اس حقیقت کو ضابطۂ تحریر میں لائے ہیں کہ ہندوستان میں اسکولی تعلیم مختلف قسم کی نابرابری کی شکار ہے۔

حکومت کا کردار

عوامی سہولتوں کی اہمیت تو واضح ہوئی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ان سہولتوں کو فراہم کرانے کی ذمہ داری کس کی ہے۔ یہ ذمہ داری حکومت کی ہے۔ حکومت کا ایک اہم کام اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ یہ سہولتیں ہر شخص کو دستیاب ہوں۔ آئیے ہم یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ یہ ذمہ داری حکومت اور صرف حکومت ہی کی کیوں ہے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ پرائیویٹ کمپنیاں بازار میں صرف منافع کمانے کے لیے کام کرتی ہیں۔ آپ نے ساتویں جماعت کی کتاب میں 'ایک قمیض کی کہانی' کا باب پڑھا ہے۔ عوامی سہولت کی فراہمی میں منافع کی توقع نہیں کی جاتی۔ مثال کے طور پر کسی بھی کمپنی کو نالیوں کو صاف رکھنے اور انسداد ملیریا مہم چلانے میں بھلا کیا منافع حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک غیر سرکاری کمپنی شاید اس کام کی ذمہ داری لینے میں کوئی دلچسپی نہ لے۔

البتہ بعض ایسی عوامی سہولتیں ہیں جن میں غیر سرکاری کمپنیاں دلچسپی لے سکتی ہیں، مثلاً اسکول قائم کرنا، اسپتال چلانا وغیرہ۔ خاص طور سے شہروں میں ایسی بہت سی کمپنیاں ہیں۔ آپ شہر میں رہتے ہیں تو آپ نے پرائیویٹ کمپنیوں کو ٹینکر سے پانی کی سپلائی کرتے دیکھا ہوگا یا مہر بند بوتلوں میں پانی کی سپلائی دیکھی ہوگی۔ ایسے معاملات میں پرائیویٹ کمپنیاں سہولتیں فراہم تو کرتی ہیں لیکن قیمت لے کر۔ اس سے وہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو اس کی قیمت ادا کر سکتے ہیں۔ اس طرح یہ سہولت اکثر لوگ زیادہ قیمت کی وجہ سے حاصل نہیں کر پاتے۔ اگر ہم اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں کہ لوگ اپنی قوتِ خرید کے لحاظ سے سہولت پانے کے حقدار ہیں تو بہت سے لوگ جو اس طرح کی حیثیت نہیں رکھتے وہ بہتر زندگی گذارنے کی سہولتوں سے محروم رہ جائیں گے۔

بلاشبہ یہ صورت حال نامناسب ہوگی۔ عوامی سہولت عوام کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ ہر جدید سماج چاہتا ہے کہ یہ بنیادی ضرورتیں پوری کی جائیں۔ آئین نے اس ملک کے ہر باشندے کو زندہ رہنے کی ضمانت دی ہے۔ مختصر یہ کہ عوامی سہولتیں فراہم کرنے کی ذمّے داری حکومت کی ہے۔

عوامی سہولتوں کے لیے حکومت سرمایہ کہاں سے فراہم کرتی ہے؟

ہر سال آپ پارلیمنٹ میں سالانہ بجٹ پیش کیے جانے اور اس پر بحث کی خبریں سنتے ہوں گے۔ بجٹ میں حکومت ختم ہونے والے سال میں مختلف امور پر منصوبوں کے مطابق اخراجات کا حساب دیتی ہے اور نئے سال میں ہونے والے اخراجات کا تخمینہ پیش کرتی ہے۔

بجٹ میں حکومت یہ اعلان بھی کرتی ہے کہ اخراجات کے لیے سرمایہ کس طرح جمع کرے گی۔ سرکار کا سرمایہ جمع کرنے کا خاص ذریعہ ٹیکس ہے جو وہ لوگوں سے وصول کرتی ہے۔ ٹیکس وصول کرنے اور اپنے منصوبوں پر خرچ کرنے کا اختیار حکومت کو حاصل ہے۔ مثال کے طور پر پانی فراہم کرنے کے لیے پمپ سے پانی حاصل کرنے، دور دراز مقامات تک پانی پہنچانے، پانی کی تقسیم کے لیے پائپ بچھانے، اسے آلودگی سے پاک صاف رکھنے اور گندے پانی کی مناسب طریقے سے نکاسی پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اس کا کچھ حصہ ٹیکسوں سے حاصل ہوتا ہے اور کچھ رقم پانی کی قیمت کے طور پر حاصل ہوتی ہے۔ پانی کی قیمت لوگوں کی فی کس پانی خرچ کرنے کی کم از کم مقدار کے لحاظ سے طے کی جاتی ہے۔

عوام کی صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے حکومت کو فعال رول ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں پولیو جیسے ان امراض کا انسداد بھی شامل ہے جن پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اس تصویر میں ایک چھوٹے بچے کو پولیو کی خوراک دی جارہی ہے۔

امو اور کمار چینئی شہر کی سیر کرتے ہوئے

امو: کیا تم نے اس بات پر غور کیا کہ سیداپیٹ میں سڑکیں کتنی ناہموار ہیں اور سڑکوں پر روشنی بھی نہیں ہے؟ میں حیران ہوں کہ یہاں رات کا سماں کیسا ہوتا ہوگا!

کمار: جھونپڑپٹی میں کیا تم اس سے بہتر کی توقع کرتی ہو؟

امو: لیکن جھگی جھونپڑی ایسی کیوں ہوتی ہے کیا ان لوگوں کو عوامی سہولتیں نہیں مل سکتیں؟

کمار: میرے خیال میں عوامی سہولتیں ان کے لیے ہیں جو کالونیوں میں اچھے مکانوں میں رہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ٹیکس ادا کرتے ہیں۔

امو: یہ کیا بات ہوئی! جھونپڑوں میں رہنے والے بھی شہری ہیں اور ان کے بھی حقوق ہیں۔

کمار: مگر اس طرح تو سرکار دیوالیہ ہو جائے گی۔

امو: ہاں! لیکن کوئی تو راہ نکالنی ہی ہوگی۔ کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ ایسی جھونپڑپٹی میں رہنا پڑے تو کیسا لگے گا جہاں نہ پانی ہو نہ بجلی؟

کمار: اوہ!

امو: ہمارا آئین بہت سی عوامی سہولتوں کو زندہ رہنے کے حق کا ایک حصّہ تسلیم کرتا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ ان حقوق کی حفاظت کرے تاکہ ہر شخص ایک اچھی زندگی گزار سکے۔

آپ ان دونوں میں سے کس کے خیال سے اتفاق کرتے ہیں؟

1۔ عوامی سہولتیں کیا ہیں؟ عوامی سہولتوں کی فراہمی کی ذمہ داری حکومت ہی کی کیوں ہونی چاہیے؟

2۔ حکومت کچھ عوامی سہولتوں کی فراہمی کا کام غیر سرکاری کمپنیوں کے سپرد کرسکتی ہے، مثال کے طور پر سڑکوں کی تعمیر کا کانٹریکٹ پرائیویٹ کمپنیوں کو دیا جاتا ہے۔ دہلی میں دو پرائیویٹ کمپنیاں بجلی کی تقسیم کا کام کرتی ہیں۔ بہرحال حکومت کا ان پر نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنی ذمہ داری کو پورا کریں اور یہ سہولتیں قابل برداشت خرچ پر لوگوں تک پہنچائیں۔

آپ ایسا کیوں سوچتے ہیں کہ عوامی سہولیتیں فراہم کرنے کی تمام تر ذمّے داری حکومت کی ہے، چاہے اپنی ذمّے داری کا کچھ حصّہ اس نے پرائیویٹ کمپنیوں کو ہی کیوں نہ سونپ رکھا ہو؟

3۔ اپنے گھر کا پانی کا بل نکال کر دیکھیے اور یہ معلوم کیجیے کہ آپ کے علاقے میں میونسپلٹی کے ذریعے ملنے والے پانی کی کم سے کم شرح کیا ہے۔ کیا پانی کے زیادہ استعمال سے پانی کی شرح بھی بڑھ جاتی ہے؟ آپ کے خیال میں پانی کے زیادہ استعمال پر حکومت کا زیادہ پیسے لینا کہاں تک صحیح ہے؟

4۔ کسی تنخواہ دار ملازم، ایک صنعت کے مالک یا بزنس مین اور ایک دوکاندار سے گفتگو کرکے معلوم کیجیے کہ لوگ حکومت کو کتنے قسم کے ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ اپنے استاد سے اس معلومات پر بات چیت کیجیے۔

کم مسافت طے کرنے کے لیے بس سب سے اہم ذریعہ ہے۔ اکثر کام کرنے والے لوگ بس کے ذریعے اپنے کام کی جگہ پہنچتے ہیں۔ شہروں کی وسعت میں تیزی سے اضافہ ہونے کی وجہ سے عوام کے لیے چلنے والی بسوں کا نظام ناکافی ثابت ہورہا ہے۔
متبادل سہولت کے طور پر حکومت نے دہلی اور دوسرے میٹروپولیٹن شہروں میں میٹرو ریل چلانے کا پُرعزم فیصلہ کیا ہے۔ میٹرو ریل کے پہلے حصے کی تعمیر پر حکومت اپنے بجٹ سے 11 ہزار کروڑ روپے خرچ کرچکی ہے۔ اس میں جدید ترین ٹیکنالوجی کا استعمال کیا گیا ہے۔ البتہ لوگوں کی رائے یہ بھی ہے کہ اگر خطیر رقم کا ایک چھوٹا سا حصہ پبلک بس سسٹم میں بہتری لانے پر صرف کیا جاتا تو اتنا خرچ کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ کیا آپ کو اس خیال سے اتفاق ہے؟ بھارت کے دوسرے علاقوں میں آپ کے خیال میں اس مسئلے کا کیا حل ہوسکتا ہے؟

چینئی میں پانی کی فراہمی: کیا تمام شہریوں کو پانی دستیاب ہے؟

اس بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ عوامی سہولتیں ہر ایک کو حاصل ہونی چاہیے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان سہولتوں کی زبردست کمی ہے۔ اس باب کے اگلے حصے میں آپ پانی کی سہولت کے بارے میں پڑھیں گے۔ یہ وہ عوامی سہولت ہے جو انسانی زندگی کے لیے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

اس باب کے ابتدائی حصے میں ہم نے پڑھا تھا کہ چینئی میں پانی کی زبردست کمی ہے۔ میونسپل کارپوریشن شہر کو اس کی ضرورت کا نصف حصہ پانی ہی سپلائی کر پاتی ہے۔ کچھ علاقے ایسے بھی ہیں جہاں دوسرے علاقوں کی بہ نسبت زیادہ مقدار میں پانی فراہم ہوتا ہے۔ وہ علاقے جو پانی کے ذخیروں کے قریب ہیں انھیں نسبتاً زیادہ پانی حاصل ہوتا ہے جب کہ دور واقع کالونیوں میں پانی کی سپلائی نسبتاً کم ہوتی ہے۔

دیہی علاقوں میں انسان اور جانور دونوں کے استعمال کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لوگ کنویں، ہینڈ پمپ، تالاب اور بعض اوقات چھتوں پر رکھی ٹنکیوں سے پانی حاصل کرتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر ذرائع نجی ملکیت ہوتے ہیں۔ شہروں کے مقابلے میں دیہاتوں میں پانی کی قلت اور بھی زیادہ ہوتی ہے۔

پانی کی قلت کا اثر غریبوں پر زیادہ پڑتا ہے۔ جب متوسّط طبقے کے لوگوں کے سامنے پانی کی قلت پیدا ہوتی ہے تو وہ دوسرے مختلف ذرائع، مثلاً بورویل کھود کر یا ٹینکروں سے پانی خرید کر یا مہر بند بوتلوں سے اپنی ضرورت پوری کر لیتے ہیں۔

پانی کی فراہمی کے علاوہ کچھ ہی لوگوں کو پینے کا صاف پانی مل پاتا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لیے قدرے آسان ہوتا ہے جو مالی اعتبار سے بہتر ہوتے ہیں۔ مالدار لوگوں کے سامنے پانی کے حصول کے کئی متبادل طریقے ہیں۔ بازار میں مہر بند بوتلوں کی بھرمار ہے۔ جو مالدار ہیں اپنی پسند کے مطابق بوتل سے یا پانی صاف کرنے کی مشینوں کی مدد سے صاف پانی حاصل کر لیتے ہیں لیکن غریب لوگ اس سہولت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس پیسہ ہے انھیں کو پانی حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔ یہ صورت حال اس نصب العین سے بہت دور ہے جو ہر ایک کے لیے صاف اور مناسب مقدار میں پانی فراہم کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔

کسانوں سے شہر کے لیے پانی چھیننا

پانی کی کمی نے پرائیویٹ کمپنیوں کے لیے بڑے پیمانے پر منافع حاصل کرنے کی نئی راہیں کھول دی ہیں۔ یہ کمپنیاں شہر کے اطراف سے پانی جمع کر کے شہروں کو پانی سپلائی کرتی ہیں۔ چینئی میں یہ پانی 13,000 واٹر ٹینکروں کے ذریعہ مامندور، پالر، کارنگیزی جیسے قصبات اور شہر کے شمال میں واقع گاؤوں سے لایا جاتا ہے۔ ہر ماہ پانی مہیا کرانے والے ٹھیکیدار کسانوں کو پیشگی رقم دیتے ہیں تاکہ وہ ان کی زمینوں سے پانی نکال سکیں۔ یہ پانی صرف کاشتکاری اور باغبانی کے کام آنے والا پانی ہی نہیں ہوتا بلکہ پینے لائق بھی ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان گاؤوں میں زمین کے پانی کی سطح کافی نیچی ہو چکی ہے۔

© NCERT not to be republished

متبادل کی تلاش

چینئی میں پانی کی صورت حال کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ گرمیوں میں ہندوستان کے دوسرے شہروں میں بھی پانی کی قلت اور شدید بحران کی یہی صورت حال ہے۔ میونسپلٹی کے ذریعے پانی کی فراہمی میں کمی سے نمٹنے کے لیے پرائیویٹ کمپنیاں زیادہ سے زیادہ پھیلتی جا رہی ہیں۔ یہ کمپنیاں نفع کی خاطر پانی بیچتی ہیں۔ پانی کے استعمال میں بھی یکسانیت نہیں ہے۔ ''اربن واٹر کمیشن'' کے مقرر کردہ پیمانے کے مطابق شہری علاقوں میں ہر شخص کو تقریباً 135 لیٹر (تقریباً سات بالٹی) پانی ملنا چاہیے۔ جھونپڑیوں میں رہنے والے لوگوں کو 20 لیٹر پانی بھی نہیں ملتا ہے۔ دوسری طرف عالی شان ہوٹلوں میں رہنے والے لوگوں کو یومیہ 1600 لیٹر (80 بالٹی) پانی ملتا ہے۔

میونسپلٹی کے پانی کی قلت کو اکثر حکومت کی ناکامی سمجھا جاتا ہے۔ کچھ لوگ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ چوں کہ حکومت میونسپلٹیوں کے ذریعے ضرورت کے مطابق پانی فراہم کرنے سے قاصر ہے اور اکثر میونسپلٹیوں کا محکمۂ آب رسانی خسارے کا شکار ہے، اس لیے پانی کی فراہمی کا نظام پرائیویٹ کمپنیوں کے سپرد کر دیا جانا چاہیے۔ ان کے خیال میں پرائیویٹ کمپنیاں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتی ہیں۔

بحث کیجیے: کیا آپ کے خیال میں یہ کوئی صحیح اقدام ہوگا؟ اگر حکومت پانی کی فراہمی کی ذمہ داری قبول نہ کرے تو آپ کے خیال میں کیا ہوگا؟

اس دلیل کی روشنی میں مندرجہ ذیل حقائق پر غور کیجیے:

1۔ پوری دنیا میں پانی کی فراہمی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ نجی طور پر پانی کی فراہمی کی مثالیں بہت کم ہیں۔

2۔ دنیا میں ایسے بھی علاقے ہیں جہاں پانی ہر فرد کی دسترس کے اندر ہے۔ (درج ذیل باکس کو دیکھیے)

پورٹو الیجرے میں عوام کے لیے پانی کی سہولت

برازیل میں ایک شہر پورٹو الیجرے ہے۔ اگرچہ اس شہر میں غربت عام ہے لیکن قابل ذکر بات یہ ہے کہ دنیا کے دوسرے شہروں کے مقابلے میں بچوں کی اموات کی شرح بہت کم ہے۔ شہر کے پانی کے محکمے نے صاف پانی عام لوگوں تک پہنچانے کا معقول انتظام کیا ہے جو اموات کی شرح میں کمی کی خاص وجہ بن گیا ہے۔ پانی کی اوسط قیمت بہت کم ہے۔ محکمے کو جو بھی آمدنی ہوتی ہے وہ پانی کی سپلائی کو بہتر بنانے پر خرچ کی جاتی ہے۔ محکمے کے کام کاج میں شفافیت ہے اور لوگ محکمے کو براہِ راست کسی پروجیکٹ کے سلسلے میں رائے دے سکتے ہیں۔ عوامی جلسوں میں لوگ انتظامیہ کی بات سنتے ہیں اور بہتر تجویز کے حق میں رائے (ووٹ) دیتے ہیں۔

3۔ جہاں پانی کی فراہمی کی ذمے داری پرائیویٹ کمپنیوں کو دی گئی وہاں کچھ معاملات میں پانی کی قیمت میں زبردست اضافہ ہوا ہے اور بہت سے افراد کے لیے پانی ناقابلِ حصول ہوگیا ہے۔ مثلاً بولیویا (Bolivia) جیسے شہروں میں زبردست احتجاج ہوئے اور فسادات بھی پھوٹ پڑے جس نے حکومت کو مجبور کیا کہ وہ پرائیویٹ کمپنیوں سے یہ ذمہ داری واپس لے۔

4۔ ہندوستان میں آب رسانی کے بعض محکموں نے کامیابی سے کام کیا ہے اگر چہ ان کی تعداد کم اور ان کی کارکردگی کا دائرہ محدود ہے۔ ممبئی کا محکمۂ آب رسانی پانی کے محصول سے سپلائی کے اخراجات اٹھانے کے لیے کافی رقم جمع کرتا ہے۔ حیدرآباد کی ایک تازہ رپورٹ کے مطابق وہاں پانی کی سپلائی کا دائرہ وسیع ہوا ہے اور محصول میں اضافہ ہوا ہے۔ چینئی میں محکمۂ آب رسانی نے بارش کا پانی ذخیرہ کرنے کے کئی اقدامات کر کے زمین کے پانی کی سطح بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ وہاں پانی کی فراہمی اور اس کی تقسیم کے لیے پرائیویٹ کمپنیوں کی خدمات بھی لی جارہی ہیں، لیکن پانی کے ٹینکر کی قیمت حکومت کے محکمۂ آب رسانی ہی طے کرتا ہے اور وہی انھیں کام کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اسی لیے انھیں ٹھیکے پر اٹھانا (On Contract) کہا جاتا ہے۔

اس حصہ کے بنیادی تصورات پر بحث کیجیے۔ آپ کے خیال میں آب رسانی کی سہولتوں کو بہتر بنانے کے لیے کیا اقدام کیے جاسکتے ہیں؟ کیا آپ سوچتے ہیں کہ پانی اور بجلی جیسے ذرائع کو محفوظ کرنا اور آمدورفت کے ذرائع کو زیادہ استعمال کرنا بہتر ہے؟

ممبئی کا مضافاتی ریلوے نظام ایک عمدگی سے کام کرنے والا عوامی آمدورفت کا نظام ہے۔ روزانہ 65 لاکھ مسافروں کی ضرورت پوری کرنے والا یہ دنیا کا مصروف ترین راستہ ہے۔ 300 کلومیٹر سے زیادہ لمبے نیٹ ورک پر چلنے والی یہ مقامی ٹرینیں ممبئی سے دور بسنے والوں کو کام کی تلاش میں شہر لاتی ہیں۔ یہ بات نوٹ کیجیے کہ ممبئی میں رہائش کے بے حد مہنگے اخراجات کی وجہ سے اوسط درجے کے مزدور کا شہر میں رہنا ناممکن ہے۔

صفائی کی سہولیات کی توسیع

’’ ’ہمارے لیے بیت الخلا!‘ ان لوگوں نے حیرت سے کہا۔
’ہم تو رفع حاجت کے لیے باہر کھلے میدان میں جاتے ہیں‘۔
بیت الخلا تو آپ جیسے بڑے لوگوں کے لیے ہوتے ہیں۔‘‘

اچھوتوں کی تکالیف یاد کرتے ہوئے مہاتما گاندھی کا بیان، راج کوٹ سینی ٹیشن کمیٹی، 1896

پانی کے ذریعے پھیلنے والی بیماریوں کو روکنے کے لیے صفائی کا خیال رکھا جانا ضروری ہے۔ لیکن ہندوستان میں صفائی کا انتظام تو پانی کی فراہمی سے بھی زیادہ خراب ہے۔ 2001 کے اعداد و شمار کے مطابق ہندوستان کے 68 فی صد گھروں میں پینے کے پانی کی سہولت مہیا ہے جب کہ بیت الخلا کی سہولت (گھروں کے اندر) 36 فی صد تک ہی ہے۔ اس صورت میں بھی گاؤں اور شہر کے غریب لوگ ہی اس سہولت سے محروم ہیں۔

غیر سرکاری تنظیم سلبھ گذشتہ تین دہائیوں سے ہندوستان کے پچھڑے ہوئے اور کم تنخواہ والے لوگوں کی سینی ٹیشن کی دشواریوں کو حل کرنے میں مصروف ہے۔ اب تک اس تنظیم نے 7500 سے زیادہ عوامی سلبھ گھر تعمیر کیے ہیں اور 12 لاکھ پرائیویٹ بیت الخلا بنائے ہیں جس سے ایک کروڑ لوگوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ سلبھ سہولیات استعمال کرنے والوں میں غریب مزدور طبقے کے لوگوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔

سلبھ نے حکومت کے پیسے سے بیت الخلا تعمیر کرنے کے لیے میونسپلٹی یا دوسرے مقامی اربابِ اختیار کے ساتھ معاہدے بھی کیے ہیں۔ مقامی ادارے ان سہولیات کے قیام کے لیے جگہ اور سرمایہ فراہم کرتے ہیں۔ تعمیر کے بعد اس کے اخراجات استعمال کرنے والوں سے لیے گئے معاوضے سے پورے ہوتے ہیں (مثلاً شہروں میں بیت الخلا استعمال کرنے والوں سے فی کس ایک روپیہ لیا جاتا ہے)۔

اگلی مرتبہ جب آپ بیت الخلا دیکھیں گے تو شاید اس کے بندوبست کا طریقہ سمجھنے کی کوشش ضرور کریں گے۔

کیا آپ کے خیال میں صفائی کی مناسب سہولتوں کی عدم موجودگی سے لوگوں کی زندگی پر بُرا اثر پڑتا ہے؟ کیسے؟

آپ کو ایسا کیوں محسوس ہوتا ہے کہ خواتین اور لڑکیوں پر اس کمی کا زیادہ اثر پڑے گا؟

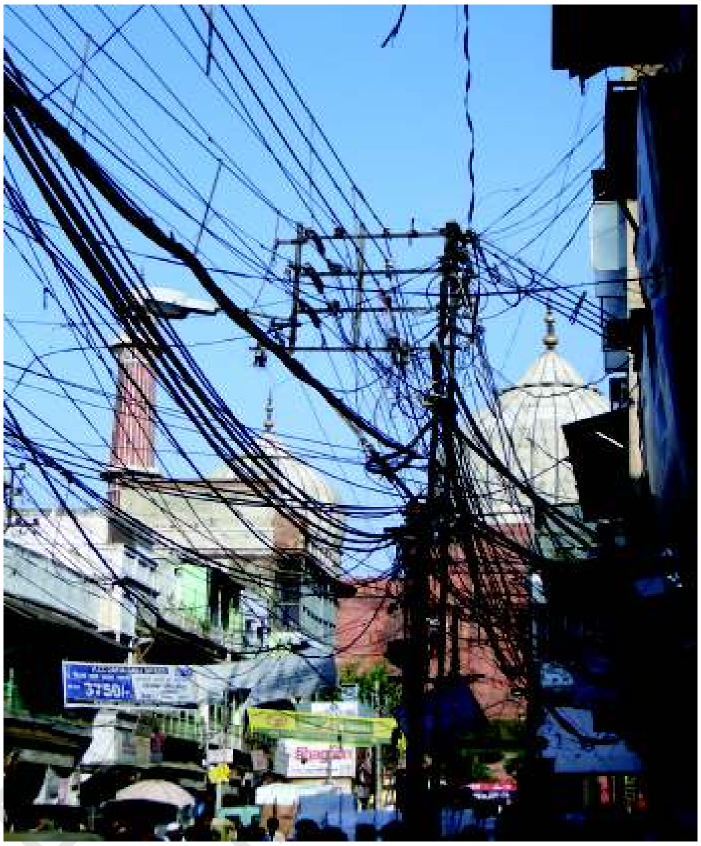

2001 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان کے محض 44 فی صد دیہاتوں میں گھریلو بجلی کا انتظام ہے۔اس طرح تقریباً 78 ملین گھرانے اب بھی تاریکی میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

ماحصل

عوامی سہولتیں ہماری بنیادی ضرورتوں پر مبنی ہوتی ہیں اور ہندوستان کا آئین پانی، صحت اور تعلیم وغیرہ کے حق کو زندہ رہنے کے حق کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ چنانچہ حکومت کی اہم ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری ہر شخص کو مناسب عوامی سہولیات مہیا کرانا ہے۔

لیکن اس سلسلے کے اقدامات تسلی بخش نہیں ہیں۔فراہمی میں قلت ہے اور تقسیم میں یکسانیت نہیں دکھائی پڑتی ہے۔ میٹرواور بڑے شہروں کے مقابلے میں قصبوں اور دیہاتوں میں تو ان سہولیات کی صورتِ حال اور بھی زیادہ خراب ہے۔خوش حال لوگوں کے علاقوں کے مقابلے میں غریب لوگوں کے علاقوں میں یہ سہولیات کم درجے کی ہیں۔ ان سہولتوں کو غیر سرکاری ہاتھوں میں سونپ دینا مسئلے کا حل نہیں ہے۔حل کوئی بھی ہو اس میں اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ملک کے ہر شہری کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت، ان سہولتوں کو مساوی طور سے حاصل کرنے کا حق ہے۔

مشقیں

1۔ آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ دنیا بھر میں نجی آب رسانی کی مثالیں بہت کم ہیں؟

2۔ کیا آپ سوچتے ہیں کہ چینئی میں سب لوگوں کو پانی کی سہولت حاصل ہے اور وہ پانی کا خرچ برداشت کر سکتے ہیں؟ بحث کیجیے۔

3۔ کسانوں کے ذریعے چینئی میں پانی کے تاجروں کو پانی فروخت کرنے کا مقامی لوگوں پر کیا اثر پڑ رہا ہے؟ کیا آپ کے خیال میں مقامی لوگ زمینی پانی کے اس استحصال پر اعتراض کر سکتے ہیں؟ کیا حکومت اس سلسلے میں کچھ کر سکتی ہے؟

4۔ زیادہ تر نجی اسپتال اور نجی اسکول قصبوں اور دیہاتوں کے مقابلے بڑے شہروں میں ہی کیوں قائم ہیں؟

5۔ آپ کے خیال میں ہمارے ملک میں عوامی سہولتوں کی تقسیم مناسب اور درست ہے؟ اپنے خیال کی تصدیق کے لیے ایک مثال پیش کیجیے؟

6۔ اپنے علاقے کی پانی اور بجلی جیسی کچھ عوامی سہولیات پر غور کیجیے۔ کیا ان میں بہتری کی کوئی گنجائش ہے؟ آپ کی رائے میں کیا کیا جانا چاہیے؟ اس جدول کو بھریئے۔

	کیا ان کی سہولت موجود ہے؟	اس میں کس طرح اصلاح کی جاسکتی ہے؟
پانی		
بجلی		
سڑکیں		
عوامی آمدورفت کے ذرائع		

7۔ کیا آپ کے علاقے میں تمام لوگ درج بالا عوامی سہولتیں مساوی طور پر استعمال کرتے ہیں؟ تفصیل سے لکھیے۔

8۔ مردم شماری کے ایک جزو کے طور پر کچھ عوامی سہولتوں کے اعداد و شمار جمع کیے جاتے ہیں۔ اپنے استاد سے معلوم کیجیے کہ مردم شماری کب اور کس طرح کی جاتی ہے؟

9۔ ہمارے ملک میں نجی تعلیمی ادارے جن میں اسکول، کالج، یونیورسٹیاں، تکنیکی اور پیشہ ورانہ تربیتی مراکز شامل ہیں، بڑے پیمانے پر قائم ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف سرکاری تعلیمی اداروں کی اہمیت نسبتاً کم ہوتی جا رہی ہے۔ آپ کے خیال میں اس کے کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ بحث کیجیے۔

not to be republished

فرہنگ

صفائی (Sanitation): انسانی فضلہ (پیشاب، پاخانہ) کوٹھکانے لگانے کا کام۔اس کے لیے بیت الخلا تعمیر کیے جاتے ہیں اور غلاظت کی نکاسی کے لیے پائپ لگائے جاتے ہیں۔آلودگی سے ہونے والی بیماریوں سے بچنے کے لیے یہ کام ضروری ہوتا ہے۔

کمپنی (Company): عوام یا حکومت کا قائم کیا ہوا ادارہ جو تجارتی ادارے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔نجی طور پر شروع کیے گئے انفرادی یا اجتماعی ادارے کو پرائیویٹ کمپنی کہتے ہیں۔مثال کے طور پر ٹاٹا اسٹیل ایک پرائیویٹ کمپنی ہے جب کہ انڈین آئل حکومت کے زیرانتظام کمپنی ہے۔

یونیورسل ایکسس (Universal access): کسی شے کا ہر شخص کی پہنچ میں ہونا۔کسی شے کی دستیابی اس وقت ہوتی ہے جب ہر شخص مادی طور سے کوئی شے حاصل کرنے کی حالت میں ہو اور وہ اس کی قیمت بھی ادا کرسکتا ہو۔مثال کے طور پر گھر کے نل میں پانی آرہا ہو تو گھر تک پانی کی فراہمی ہے اور اس کی قیمت کم ہو یا بغیر کسی قیمت کے اس کی فراہمی ہو تو ہر شخص اسے حاصل کر سکے گا۔

بنیادی ضروریات (Basic needs): غذا، پانی، رہائش، صفائی، حفظانِ صحت اور تعلیم جیسی بنیادی ضروریات زندہ رہنے کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

© NCERT
not to be republished